شکل آنکھوں میں تری صبح ومسا پھرتی ہے
پھر تفریح کہیں میری بلا پھرتی ہے

رشک صحرائے ختن ہوتا ہے سارا عالم
جب محل پر سے ترے باد صبا پھرتی ہے

بہر تحصیل سعادت تیرے دروازے پر
سر رگڑتی ہوئی اک خلق خدا پھرتی ہے

تیرے ہاتھوں کا کیا پھرتا نہیں ہے ہرگز
ہاں مگر ہاتھ میں تسبیح سدا پھرتی ہے

یہ ترے نام کے لینے کا اثر ہے کہ معا
دفع غم ہوتا ہے ہر ایک بلا پھرتی ہے

جاری اک طور پہ ہے نظم تیری دعوت کا
ورنہ ہر سال زمانے کی ہوا پھرتی ہے

ہم جو منہ پھیریں ترے در سے تو کیونکر پھیریں
کہیں قبلہ سے بھلا قبلہ نما پھرتی ہے

جس کے حق میں جو کہا تو نے وہی حق نے کیا
گویا تاثیر بھی ہمراہ دعا پھرتی ہے

سرمہ خاک قدم سے تیرے اے برہان دیں
گئی سوسال کی آنکھوں میں ضیا پھرتی ہے

ہے یہ میدان ثناء شہ دیں اے احمد
یہاں سرگشتہ میری عقل رسا پھرتی ہے